

غفلت کا انجام



1st-March-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

أَلْحَسَدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ط
 أَمَا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط
 كَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى آلِكَ وَ أَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ
 كَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَعَلَى آلِكَ وَ أَصْحَابِكَ يَا نُورَ اللَّهِ
 نَوَيْتُ سُنَّتَ الْعِتِّكَافِ (ترجمہ: میں نے سنتِ اعتکاف کی نیت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخل مسجد ہوں، یاد آنے پر اعتکاف کی نیت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سحری، افطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دم کیا ہو اپنی پینے کی بھی شرعاً اجازت نہیں، البتہ اگر اعتکاف کی نیت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضمناً جائز ہو جائیں گی۔ اعتکاف کی نیت بھی صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اس کا مقصد اللہ کریم کی رضا ہو۔ ”فتاویٰ شامی“ میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اعتکاف کی نیت کر لے، کچھ دیر ذکرِ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھانی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

سلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنتِ نشان ہے: جو مجھ پر مجھے کے دن اور رات میں سو (100) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے، اللہ پاک اُس کی سو (100) حاجتیں پوری فرمائے گا، ستر (70) آخرت کی اور بس (30) دُنیا کی اور اللہ کریم ایک فرشتہ مقرر فرمادے گا، جو اس دُرودِ پاک کو میری قبر میں یوں پہنچائے گا، جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بلاشبہ میرا علم میرے وصال کے بعد ویسا ہی ہوگا، جیسا میری حیات میں ہے۔ (جمع الجوامع اللسیوطی، ۱۹۹/۷، حدیث: ۲۲۳۵۵)

تُو زنده ہے واللہ تُو زنده ہے واللہ
مرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے
(حدائقِ بخشش، ص ۱۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَوَابِ کی خاطر بیانِ سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں
کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”نَبِیُّہُ الْمَوْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسْلِمَانِ کی نِبِّتِ اُس کے
عَمَل سے بہتر ہے۔ (۱)

دومدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیانِ سُننے کی نیتیں

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیانِ سُنوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی
خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں
گا۔ ☆ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ،
اَذْکُرُّوْا اللہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدالگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند
آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصَافَحَہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غفلت کا انجام

قاضی کُوفہ محمد بن عسّان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ عیدِ قربان کے دن میں اپنی والدہ کی

خدمت میں حاضر ہو تو میں نے وہاں پھٹے پڑانے بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے ایک بڑھیا کو دیکھا۔ مجھے اس کا اندازِ گفتگو بہت اچھا لگا۔ میں نے اپنی والدہ سے پوچھا: یہ عورت کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ تمہاری خالہ عانیہ ہے، جو ہارون رشید کے وزیر جعفر بن یحییٰ برکلی کی ماں ہے۔ میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا۔ میں نے ان کی خیریت دریافت کی اور پوچھا آپ کی یہ حالت کیسے ہوئی؟ تو انہوں نے فرمایا: بیٹا ہم نے غفلت میں زندگی گزاری اور وقت ضائع کرنے میں لگے رہے تو زمانہ ہم سے روٹھ گیا میں نے کہا: اپنی شان و شوکت کا کوئی واقعہ سنائیے۔ کہنے لگیں: ضرور، ایک چھوٹا سا واقعہ سناتی ہوں، اس سے میری شان و شوکت کا اندازہ لگا لینا، آج سے تین (3) سال پہلے عیدِ قربان کے موقع پر میرے پاس 400 اوڑھنیاں تھیں۔ میرے بیٹے نے رسم کے طور پر میرے پاس 1 ہزار 400 بکروں کے سر اور 300 بیلوں کے سر بھیجے، زیورات اور لباس وغیرہ ان کے علاوہ تھے، اس کے باوجود میرا خیال تھا کہ میرا بیٹا میرا فرمان ہے اور آج یہ حال ہے کہ میں تمہارے پاس 2 بکروں کی کھالیں لینے آئی ہوں تاکہ ان کا لباس بناؤں۔ قاضی صاحب فرماتے ہیں کہ ان کی داستانِ زوال سن کر میں بہت رنجیدہ ہوا اور میری آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے، اس وقت میرے پاس جو دینار تھے میں نے انہیں تحفہ دے دیئے۔ (بَحْرُ الدُّمُوعِ، الفصل السادس عشر، فی ذهاب اللذّة۔ الخ، ص ۱۰۵)

نہیں درکار وہ خوشیاں، جو غفلت کا بنیں سماں
عطا کر اپنی اُلفت اپنے پیارے کا تُو غم مولیٰ
(وسائلِ بخششِ مرثم، ص 99)

صَلِّ عَلَى الْحَبِيبِ! صَلِّ اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

غفلت کے اسباب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی جو شخص دُنوی نعمتوں سے دل لگاتا ہے وہ اپنی آخرت کے

بارے میں غفلت کا شکار ہو ہی جاتا ہے۔

غفلت کیا ہے؟

غفلت سے مراد وہ بھول ہے جو انسان پر احتیاط کی کمی کے باعث طاری ہوتی ہے۔ (باطنی بیماریوں کی معلومات، ص 129) غفلت بندے کو گناہوں پر دلیر کر دیتی ہے۔ غفلت بندے کو نیکیوں سے دُور کر دیتی ہے۔ غفلت (Carelessness) اللہ پاک کی ناراضی کا سبب بنتی ہے۔ اللہ پاک نے ہمیں دُنیا میں بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں، اچھی تجارت و ملازمت اللہ پاک کی نعمت ہے۔ عالیشان مکان اور اس میں ڈھیروں سہولیات نعمت ہیں۔ عمدہ سواری بھی عظیم نعمت ہے۔ ماں باپ کیلئے اولاد بھی نعمت ہے مگر یاد رکھئے! کسی بھی دنیاوی نعمت میں ضرورت سے زیادہ مشغولیت باعثِ غفلت اور نقصان کا سبب ہے۔ جیسا کہ پارہ

28، سُورَةُ الْمُنَافِقُونَ آیت نمبر 9 میں ارشادِ خُداوندی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ
وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ
يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ①

تَرْجَمَةٌ كُنْزُ الْاِيْمَانِ: اے ایمان والو تمہارے مال نہ
تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذکر سے
غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ
نقصان میں ہیں۔

اس آیت مبارکہ میں ایمان والوں کو نصیحت کی جا رہی ہے کہ اے ایمان والو! منافقوں کی طرح تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ پاک کے ذکر سے غافل نہ کر دے اور جو ایسا کرے گا کہ دنیا میں مشغول ہو کر دین کو بھلا دے گا، مال کی محبت میں اپنے حال کی پرواہ نہ کرے گا اور اولاد کی خوشی کیلئے آخرت کی راحت سے غافل رہے گا تو ایسے لوگ ہی نقصان اٹھانے والے ہیں کیونکہ انہوں نے

فانی دنیا کے پیچھے آخرت کے گھر کی باقی رہنے والی نعمتوں کی پرواہ نہ کی۔ (خازن، المنافقون، تحت الآیۃ: ۹، ۲۷۴/۴، مدارک، المنافقون، تحت الآیۃ: ۹، ص ۱۲۴، ملقطاً)

افسوس صد افسوس! آج مسلمانوں کی عملی حالت بڑی خستہ ہوتی جا رہی ہے۔ مال کی فراوانی کی دُھن میں مگن اور حصولِ مال کی خاطر ہم مختلف ممالک کا سفر تو کرتے ہیں مگر چند قدموں کے فاصلے پر مسجد کی حاضری سے کتراتے ہیں، اپنے مکانات کی ڈیکوریشن (Decoration) پر پانی کی طرح پیسہ تو بہاتے ہیں مگر راہِ خدا میں خرچ کرنے سے جی پُراتے ہیں حتیٰ کہ بعض لوگ فرض ہونے کے باوجود زکوٰۃ کی ادائیگی بھی نہیں کرتے، دولت میں اضافے کیلئے مختلف گرتو اپنائے جاتے ہیں مگر نیکیوں میں برکت کے معاملے میں سستی سے کام لیتے ہیں۔ یاد رکھئے! ابھی وقت ہے غفلت سے بیدار ہو کر ہمیں فوراً توبہ کر لینی چاہئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ موت اچانک روشنیوں سے جگمگاتے کمرے میں آرام دہ بستر سے اٹھا کر کیڑے مکوڑوں سے بھری اندھیری قبر میں سُلا دے اور پھر چلا تے رہ جائیں کہ اے مالک! مجھے دوبارہ دنیا میں بھیج دے وہاں جا کر تیری خوب عبادت کروں گا، اپنا سارا مال تیری راہ میں لٹا دوں گا، پانچوں نمازیں باجماعت مسجد کی پہلی صف میں تکبیر اُولیٰ کے ساتھ ادا کروں گا یاد رکھئے! اس وقت کی چیخ و پکار ہمیں کوئی فائدہ نہ دے گی کیونکہ قرآنِ پاک اس بارے میں پہلے ہی سے خبردار کر چکا ہے۔ چنانچہ پارہ 28 سُورَةُ الْمُنَافِقُونَ کی آیت 10 اور 11 میں ارشادِ رَبِّ الْعِزَّتِ ہے:

تَرَجَّهٖ كَذٰلِیْمًا: اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں کسی کو موت آئے پھر کہنے لگے، اے میرے رَبِّ اُو نے مجھے تھوڑی مدت تک کیوں مُہمَّت نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور نیکیوں میں

وَ اَنْفِقُوا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیْ
اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَبِقَوْلِ رَبِّ لَوْلَا اَخْرَجْتَنِیْ
اِلٰی اَجَلٍ قَرِیْبٍ ۙ فَاَصَدَّقِیْ وَ اَكُنْ مِنَ
الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰﴾ وَ لَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا

جَاءَ أَجْلَهَا وَاللَّهُ حَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٦﴾
 ہوتا اور ہرگز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اُس
 کا وعدہ آجائے اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ موت کے وقت انسان غفلت سے بیدار ہو جاتا ہے اور وہ اس وقت بڑا افسوس کرتا ہے کہ کاش! مجھے تھوڑی سی مہلت مل جاتی اور میں نیک عمل کر لیتا، کاش میں نے اپنی زندگی کو غفلت میں نہ گزارا ہوتا، کاش! میں نے رب کریم کو راضی کر لیا ہوتا لیکن اس وقت پچھتانے سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ لہذا عقل مند (Wise) وہی ہے جو اپنی زندگی میں غفلت سے بیدار رہتے ہوئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کر لے اور سنتوں کا مدنی چراغ قبر میں ساتھ لیتا جائے اور یوں قبر کی روشنی کا انتظام کر لے ورنہ اللہ پاک اور اُس کے رسول صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ناراضی کی صورت میں سوائے حسرت و ندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

مال تقسیم کرنے کی بھی مہلت نہ ملی

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی 417 صفحات پر مُسْتَبِيلِ كِتَابِ ”اِحْيَاءُ الْعُلُومِ كَاخْلَاصَهُ“ صفحہ 389 پر ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر بن عبد اللہ مَزْنِي رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے مال جمع کیا۔ جب اُس کی موت کا وقت قریب آیا تو بیٹوں سے کہنے لگا: مجھے میرے مختلف اموال دکھاؤ، اُس کے پاس بہت سے گھوڑے، اُونٹ اور غلام لائے گئے۔ جب اُس نے اُن کی طرف دیکھا تو حسرت سے رونے لگا۔ مَلِكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نے اُسے روتے ہوئے دیکھا تو کہا: کیوں رورہے ہو؟ اُس ذات کی قسم! جس نے تجھے یہ سب کچھ دیا ہے! جب تک میں تیری رُوح اور بدن کو ایک دوسرے سے جدا نہ کر دوں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ اُس نے کہا: مجھے کچھ مہلت دیجئے کہ میں اس مال کو تقسیم کر دوں۔ فرشتے نے کہا: اب تجھے مہلت نہیں ملے گی، تُو نے یہ کام اپنی

موت کے آنے سے پہلے کیوں نہ کیا۔ چنانچہ (پھر) مَلِكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نے اُس کی رُوح قبض فرمائی۔
 بے وفا دُنیا پہ مت کر اعتبار تو اچانک مَوْت کا ہوگا شکار
 مَوْت آ کر ہی رہے گی یاد رکھ! جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ!
 تیری طاقت تیرا فن عہدہ ترا کچھ نہ کام آئے گا سرمایہ ترا
 کر لے تَوْبہ رَبِّ کی رَحْمَت ہے بڑی قَبْر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی
 (وسائلِ بخششِ مرمم، ص ۷۱۲-۷۱۱)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلِّ اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

انوکھی ندامت

حُبَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں، حضرت سیدنا شیخ ابو علی دقاق رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے فرمایا: ایک بہت بڑے ولی اللہ سخت بیمار تھے میں ان کی عیادت کے لئے حاضر ہوا، میں نے اُن کے ارد گرد اُن کے شاگردوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا، وہ بزرگ رو رہے تھے، میں نے عرض کی یا شیخ! کیا آپ دنیا پر رو رہے ہیں؟ فرمایا، نہیں بلکہ نمازیں قضا ہونے پر رو رہا ہوں میں نے کہا: آپ تو عبادت گزار شخص تھے پھر نمازیں کس طرح قضا ہوئیں؟ فرمایا: میں نے جب بھی سجدہ کیا تو غفلت کے ساتھ اور جب سجدے سے سر اٹھایا تو غفلت کے ساتھ اور اب غفلت کی حالت میں مر رہا ہوں۔

(مکاشفة القلوب، ص ۲۲)

محض دعویٰ بے کار ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ اللہ پاک کے نیک بندے ہر لمحہ یادِ الہی میں بسر کرنے اور ہر گھڑی فکرِ آخرت میں مشغول رہنے کے باوجود بھی اپنی عبادت و ریاضت کو کسی خاطر میں نہ لاتے اور

اللہ کریم کی بے نیازی سے ڈرتے ہوئے گریا و زاری کرتے مگر ہم غفلت کے ماروں کا حال یہ ہے کہ اوّل تو نیکیاں کرتے نہیں اور اگر کوئی نیک کام کر لیا تو جب تک 4 آدمیوں کے سامنے اپنی نیک نامی کی دھاک نہ بٹھالیں چین نہیں آتا، اللہ کریم کے نیک بندے گناہوں سے محفوظ ہونے کے باوجود ہر وقت اس کے خوف سے تھر تھراتے اور آنسو بہاتے ہیں مگر ہم غفلت شعار دن رات بے دھڑک گناہوں میں مشغول رہنے کے باوجود بھی ذرا نہیں ڈرتے اور باتیں ایسی کرتے ہیں کہ ہم جیسا کوئی نیک نہیں۔ ہمیں اس غفلت سے جھنجھوڑنے کیلئے حضرت سیدنا شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: لوگ 3 باتیں صرف زبانی کرتے ہیں مگر عمل اس کے خلاف کرتے ہیں: (1) کہتے ہیں کہ ہم اللہ پاک کے بندے ہیں لیکن کام غلاموں جیسے نہیں بلکہ آزادوں کی طرح اپنی مرضی کے کرتے ہیں۔ (2) کہتے ہیں کہ اللہ پاک ہی ہمیں رزق دیتا ہے لیکن ان کے دل دنیا اور سامانِ دنیا جمع کئے بغیر مطمئن نہیں ہوتے اور یہ ان کے اقرار کے سراسر خلاف ہے۔ (3) کہتے ہیں کہ آخر ہمیں مرنا ہے مگر کام ایسے کرتے ہیں جیسے انہیں کبھی مرنا ہی نہیں۔

(مکاشفۃ القلوب، ص ۴۵، ملخصاً)

ہے یہاں سے تجھ کو جانا ایک دن
قبر میں ہوگا ٹھکانا ایک دن
منہ خدا کو ہے دکھانا ایک دن
اب نہ غفلت میں گنوا نا ایک دن
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج واقعی ہماری حالت یہ ہوتی جا رہی ہے کہ ہم دنیا کمانے کیلئے تو بہت کوشش کرتے ہیں مگر فکرِ آخرت سے غافل رہتے ہیں، دن رات مالدار بننے کے سنہرے خواب تو دیکھتے ہیں، عمدہ گاڑیوں میں گھومنے، نئے نئے فیشن اپنانے کیلئے کوشاں رہتے ہیں مگر ہم یہ بھول جاتے

ہیں کہ ایک دن ہمیں مرنا بھی پڑے گا اور اس ہنستی بستی دنیا کو چھوڑ کر خالی ہاتھ یہاں سے جانا ہو گا۔ مگر ہم میں سے کسی کو معلوم نہیں کہ ہماری موت کب آئے گی، آج کا دن ہماری زندگی کا آخری دن ہو گا یا آنے والی رات ہماری زندگی کی آخری شب ہو گی، بلکہ ہمارے پاس تو اس کی بھی ضمانت نہیں کہ ایک کے بعد دوسرا سانس بھی لے پائیں گے یا نہیں؟ ممکن ہے جو سانس ہم لے رہے ہیں وہی آخری ہو، دوسرا سانس لینے کی نوبت ہی نہ آئے۔ آئے دن یہ خبریں ہمیں سننے کو ملتی ہیں کہ فلاں شخص بالکل ٹھیک ٹھاک تھا، اسے بظاہر کوئی مرض بھی نہ تھا، لیکن اچانک دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے چند ہی لمحوں میں موت کے گھاٹ اتر گیا، آئیے! خود کو غفلت سے جگانے کیلئے 2 عبرت ناک واقعات سنتے ہیں، اے کاش! ہم گناہوں سے سچی اور سچی توبہ کر کے نیکیوں میں مشغول ہو جائیں۔

(1) سیلاب میں غرق ہو گیا

منقول ہے ایک شخص نے سیلاب (Flood) آنے کی جگہ اپنا گھر بنا رکھا تھا۔ جب اس سے کہا گیا کہ یہ بہت خطرناک جگہ ہے یہاں سے ہٹ جاؤ۔ تو اس نے کہا: مجھے معلوم ہے کہ یہ جگہ خطرناک ہے لیکن اس کی خوبصورتی و شادابی نے مجھے تعجب میں ڈال دیا ہے۔ اس سے کہا گیا کہ تمام رونقیں اور خوبصورتیاں زندگی کے ساتھ ہیں، لہذا اپنی جان کی حفاظت کر، اپنے آپ کو خطرے میں نہ ڈال۔ اُس نے کہا: میں یہ جگہ ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ پھر ایک رات حالت نیند میں اسے سیلاب نے آیا اور وہ غرق ہو کر مر گیا۔ (عیون الحکایات، ص ۴۲۶)

(2) شادی کے ارمان خاک میں مل گئے

سر در آباد (فیصل آباد) کے میڈیکل کالج کے فائنل ایئر (Final Year) کا ایک ذہین ترین طالب علم اپنے دوست کے ہمراہ پکنک منانے چلا۔ پکنک پوائنٹ پر پہنچ کر اُس کا دوست ندی میں تیرنے کیلئے اُترا

مگر ڈوبنے لگا، مستقبل کے ڈاکٹر نے اُس کو بچانے کی غرض سے جذبات میں آکر پانی میں چھلانگ لگا دی، اب وہ تیرنا تو جانتا نہیں تھا لہذا خود بھی پھنس گیا۔ قسمت کی بات کہ اُس کا دوست تو جوں توں کر کے نکلنے میں کامیاب ہو گیا مگر آہ! **مستقبل کا ڈاکٹر بے چارہ ڈوب کر موت کے گھاٹ اتر گیا۔** کہرام مچ گیا، ماں باپ کے بڑھاپے کا سہارا پانی کی موجوں کی نذر ہو گیا، ماں باپ کے سہانے سپنے شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے اور وہ بے چارہ ذہین طالب علم (M.B.B.S Student) کے فائنل امتحان کا رزلٹ ہاتھ میں آنے سے قبل ہی قبر میں جا پہنچا۔

ملے خاک میں اہل شاں کیسے کیسے
میں ہو گئے لامکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشان کیسے کیسے
زمین کھا گئی نوجوان کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جاہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غفلت کی نیند سے بیدار ہو جائیے اور فکرِ آخرت پیدا کیجئے اور مرنے سے پہلے موت کی تیاری کر لیجئے۔ اگر ہم یونہی دنیا کی رونقوں میں مست رہے اور اچانک کسی مہلک (یعنی ہلاک کردینے والی) بیماری میں مبتلا ہو کر، کسی حادثے کا شکار ہو کر یا اچانک ہی ہماری سانسیں رُک گئیں اور ہم موت کے گھاٹ اتر گئے تو پھر سوائے پچھتانے کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ لہذا عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہمیں اپنے دل و دماغ سے یہ خوش فہمی نکال دینی چاہئے کہ ابھی تو میری عمر ہی کیا ہے، اچھا بھلا صحت مند انسان ہوں، ابھی تو لمبی زندگی پڑی ہے آخری عمر میں نیکیاں کر لوں گا۔ یاد رکھئے! موت صرف بڑھاپے یا بیماری میں ہی نہیں آتی بلکہ اچھے بھلے صحت مند ہنستے کھیلتے نوجوان بھی اچانک موت کا شکار ہو کر اندھیری قبر میں چلے جاتے ہیں۔ اس دُنیا کی حیثیت ایک گزر گاہ (یعنی راستے) کی سی ہے، جسے طے

کرنے کے بعد ہی ہم منزل تک پہنچ سکتے ہیں، اب وہ منزل جنت ہوگی یا جہنم! اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ ہم نے یہ سفر کس طرح طے کیا! اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے اطاعت گزار بن کر یا مَعَاذَ اللهِ نافرمان بن کر؟ افسوس ہے اُس پر جو دنیا کی رنگینیاں دیکھنے کے باوجود بھی اس کے دھوکے میں مبتلا رہے اور موت سے یکسر غافل ہو جائے۔

دنیا فانی اور آخرت باقی ہے

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنا سب سے آخری خطبہ (Last Sermon) جو ارشاد فرمایا، اس میں یہ بھی ہے: اللہ کریم نے تمہیں دنیا صرف اس لئے عطا فرمائی ہے کہ تم اس کے ذریعے آخرت کی تیاری کرو۔ اس لئے عطا نہیں فرمائی کہ تم اسی کے ہو کر رہ جاؤ، بے شک دنیا فانی اور آخرت باقی ہے۔ تمہیں فانی (دنیا) کہیں بہکا کر باقی (آخرت) سے غافل نہ کر دے، فنا ہو جانے والی دنیا کو باقی رہنے والی آخرت پر ترجیح نہ دو، کیونکہ دنیا منقطع ہونے والی ہے اور بے شک اللہ پاک کی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ پاک سے ڈرو کیونکہ اس کا ڈر اس کے عذاب کیلئے (رُؤک اور) ڈھال اور اُس تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب ذم الدنیا، ۵/۸۳، حدیث: ۱۴۶، ملخصاً)

چند روزہ ہے یہ دُنیا کی بہار دل لگا اس سے نہ غافل ذی نہار
عمر اپنی یوں نہ غفلت میں گزار ہوشیار اے نحو غفلت ہوشیار
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہماری زندگی کا ایک ایک لمحہ بڑا قیمتی ہے اور ہماری زندگی ہر آن تیزی سے کم ہوتی جا رہی ہے۔ لہذا عقلمندی کا ثبوت دیتے ہوئے اس فانی دُنیا کے دھوکے میں ڈھبتلا ہو کر

سونے (Gold) اور جوہرات سے زیادہ قیمتی نجات کی ناقدری کرنے کے بجائے تقویٰ و پرہیزگاری اپنائیے، اپنے شب و روز کو فضولیات اور دُنئیوی عیش کو شیوں میں برباد مت کیجئے، شریعت نے جن کاموں کا تحکم دیا ہے ان کی ادائیگی میں سستی نہ کیجئے اور جن سے منع کیا ہے اُن سے رُکنے میں لمحہ بھر بھی تاخیر نہ کیجئے۔ ہمیں قرآن و احادیث میں نماز کا حکم دیا گیا ہے مگر ہم غفلت کے سبب نماز نہیں پڑھتے حالانکہ نماز حَقُوقُ اللہ میں سے انتہائی اہم فریضہ ہے۔ نماز دین کا ستون ہے۔ نماز سے گناہ مُعاف ہوتے ہیں، نماز بیماریوں سے بچاتی ہے، نماز دُعاؤں کی قبولیت کا سبب ہے اور جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والے کا نام جہنم کے درازے پر لکھ دیا جاتا ہے۔ شریعت نے ہمیں صاحبِ نصاب ہونے کی صورت میں پورے سال میں ایک مرتبہ اپنے مال کی زکوٰۃ تکالنے کا حکم دیا ہے ہم صرف مال کمانے میں تو مشغول ہیں مگر اس کا حق ادا کرنے سے غافل ہیں حالانکہ زکوٰۃ دینے سے مال میں برکت ہوتی ہے، زکوٰۃ دینے سے گھر میں امن و سکون ہوتا ہے، زکوٰۃ دینے والے پر رحمتِ الہی کی چھماچھم برسات ہوتی ہے، زکوٰۃ دینے سے مصیبتیں دُور ہوتی ہیں جیسا کہ فرمانِ مُصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی، تو اللہ پاک نے اس سے شر کو دُور کر دیا۔ (المعجم الاوسط، باب الالف من اسمہ احمد، الحدیث، ۱۵۷۹، ۱، ۵، ۳۱)

شریعت نے ہمیں سال میں ایک بار رمضان کے روزے رکھنے کا حکم دیا مگر بعض نادان غفلت سے کام لیتے ہیں اور روزہ چھوڑنے کے ساتھ ساتھ سرعام کھاتے پیتے ذرا شرم نہیں کرتے، یاد رکھئے! روزہ رکھنے میں جہاں شریعت کی فرمانبرداری ہے وہیں اس کے ڈھیروں طبی فوائد بھی ہیں۔ مثلاً روزہ رکھنے سے معدے کی تکالیف اور اس کی بیماریاں ٹھیک ہو جاتی ہیں اور نظامِ ہضم بہتر ہو جاتا ہے۔ روزہ شوگر لیول، کو لیسٹرول اور بلڈ پریشر میں اِغتمدال لاتا ہے اور اس کی وجہ سے دل کا دورہ پڑنے کا خطرہ نہیں رہتا۔ روزے کے دوران خون کی مقدار میں کمی ہو جاتی ہے اور اس کی وجہ سے دل کو انتہائی فائدہ مند

آرام پہنچتا ہے۔ روزے سے جسمانی کچھاؤ، ذہنی تناؤ، ڈپریشن اور نفسیاتی امراض کا خاتمہ ہوتا ہے۔ روزہ رکھنے سے موٹاپے میں کمی واقع ہوتی اور اضافی چربی ختم ہو جاتی ہے۔ روزہ رکھنے سے بے اولاد خواتین کے ہاں اولاد ہونے کے امکانات (Possibilities) کئی گنا بڑھ جاتے ہیں۔ (صراط الجنان، ۱/۲۹۳)

روزے کے تفصیلی احکام اور فضائل جاننے کیلئے امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی مایہ ناز تصنیف **فیضانِ رمضان** (مُرَّم) کا مطالعہ بہت مفید رہے گا۔ اس کے علاوہ شریعت نے جن کاموں کا حکم دیا ان کے فضائل جاننے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”جنت میں لے جانے والے اعمال“ اور جن کاموں سے بچنے کا حکم دیا ان کی تباہ کاریاں جاننے کیلئے ”جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد 1 اور 2)“ کا مطالعہ کیجئے۔

مُخَصَّر سِی زِنْدَگِی ہِے بھائیو! نیکیاں کیجئے نہ غفلت کیجئے
(وسائل بخشش مرم، ص ۵۰۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”مدنی دورہ“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں نہ صرف خود اپنی زندگی رُب کریم کی اطاعت و فرمانبرداری میں بسر کرنی چاہیے بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں میں فکرِ آخرت پیدا کرنے کیلئے انہیں بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرنا چاہیے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام ”مدنی دورہ“ بھی ہے جس کے ذریعے گھر گھر، دکان دکان لوگوں کو نیکی کی دعوت دی جاتی ہے، نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اہم فریضہ ہے کہ تمام ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَامُ بلکہ خود سَیِّدُ الْاَنْبِیَا، محبوبِ خدَا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اسی مقصد کیلئے دُنیا میں بھیجا گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی کام کے بے شمار دینی و دُنوی فواید (Benefits) ہیں ❀ مدنی دورے کی

برکت سے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نیکی کی دعوت دینے والی سنت پر عمل ہو جاتا ہے۔
 ❀ مدنی دورے کی برکت سے مسلمانوں سے ملاقات و سلام کی سنت عام ہوتی ہے۔ ❀ مدنی دورے کی برکت سے علم دین اور نیکی کی دعوت سے مالا مال قیمتی مدنی پھول امت مسلمہ تک پہنچائے جاتے ہیں۔
 ❀ مدنی دورے کی برکت سے بے نمازیوں کو نمازی بنانے میں بہت مدد حاصل ہوتی ہے۔ ❀ مدنی دورے کی برکت سے دعوت اسلامی کے مدنی ماحول کی تشہیر و نیک نامی ہوتی ہے اور جو اسلامی بھائی مدنی دورے میں شرکت کرتے ہیں امیر اہلسنت دامت بركاتہم العالیہ ان کو دعائے مدینہ سے یوں نوازا رہے ہیں۔

جو نیکی کی دعوت کی ڈھو میں چجائے

میں دیتا ہوں اُس کو دعائے مدینہ

(وسائل بخشش مرم، ص ۳۶۹)

آئیے! بطور تعزیب مدنی دورے کی ایک مدنی بہار سنئے اور پابندی کے ساتھ مدنی دورہ کرنے کی

نیت کیجئے۔ چنانچہ
 مسجد آباد ہو گئی

باب المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ہمارا مدنی قافلہ پنجاب کے ایک شہر کی مسجد میں پہنچا۔ دروازے پر تالا لگا ہوا تھا، کوشش کر کے چابی حاصل کی، دروازہ کھولا تو ہر چیز پر مٹی ہی مٹی تھی، ایسا معلوم ہوتا جیسے کافی عرصہ سے مسجد بند ہو، ہم نے مل جُل کر صفائی کی، نماز عصر کے بعد مدنی دورہ کے لئے کھیل کے میدان میں پہنچے اور کھیلنے میں مشغول ہو جو انوں کو نیکی کی دعوت دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ
 عَزَّوَجَلَّ! کئی نوجوان ہاتھوں ہاتھ ہمارے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو گئے، مسجد میں آکر ہمارے ساتھ نماز پڑھنے اور سنتوں بھرا بیان سننے کی سعادت حاصل کی، ہماری انفرادی کوشش سے انہوں نے اُس مسجد کو

آباد کرنے کی نیت کر لی۔ یہ منظر دیکھ کر وہاں موجود 70 سالہ ایک بزرگ آبدیدہ ہو کر کہنے لگے، میں تو لوگوں سے مسجد آباد کرنے کا کہتا رہتا تھا، مگر میری سُنے کون؟ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ! آج عاشقانِ رسول کے مدنی دورے کی برکت سے ہماری مسجد آباد ہو گئی ہے۔

نہ نیکی کی دعوت میں سُستی ہو مجھ سے
بنا شائقِ قافلہ یا الہی

(دسائل بخشش مر م، ص 103)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سونے کی اینٹ

منقول ہے کہ ایک نیک آدمی کو کہیں سے سونے کی اینٹ ہاتھ لگ گئی، وہ دولت کی محبت میں مست ہو کر رات بھر طرح طرح کے منصوبے باندھتا رہا کہ اب تو میں بہت اچھے اچھے کھانے کھاؤں گا، بہترین لباس سلواؤں گا اور بہت سارے خُدام اپناؤں گا، الغرض مالدار بن جانے کے سبب وہ راحتوں اور آسائشوں کے تصورات میں گم ہو کر اس رات رب اکبر سے یکسر غافل ہو گیا، صبح اسی دَہن کی دُہن میں مگن مکان سے نکلا، اتفاقاً قبرستان (Graveyard) کے قریب سے اس کا گزر ہوا کیا دیکھتا ہے کہ ایک شخص اینٹیں بنانے کے لئے ایک قبر پر مٹی گوند رہا ہے، یہ منظر دیکھ کر یکدم اس کی آنکھوں سے غفلت کا پردہ ہٹ گیا اور اس تصور سے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے کہ شاید مرنے کے بعد میری قبر کی مٹی سے بھی لوگ اینٹیں بنائیں گے آہ! میرے عالیشان مکانات اور عمدہ ملبوسات وغیرہ دھرے کے دھرے رہ جائیں گے، لہذا سونے کی اینٹ سے دل لگانا تو زندگی کو سراسر غفلت میں گنونا ہے، ہاں! اگر دل لگانا ہی ہے تو مجھے اپنے پیارے پیارے اللہ سے دل لگانا چاہئے، چنانچہ اس نے سونے کی اینٹ کو چھوڑ کر قناعت کو اختیار کیا۔ (رسالہ غفلت، ص 1)

گو پیش نظر قبر کا پڑھول گڑھا ہے
افسوس! مگر پھر بھی یہ غفلت نہیں جاتی

(وسائل بخشش مرثم، ص 382)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی مال و دولت ایسی چیز ہے جو انسان کو رب کریم سے غافل کر دیتی ہے۔ اس حکایت میں ہر وقت مال و دولت کی حرص (Greed) میں مبتلا رہنے والوں، جمع مال کی ہوس میں حلال و حرام کی تمیز بھلا دینے والوں اور صرف مال و دولت میں زندگی کا سٹکون تلاش کرنے والوں کیلئے عبرت ہی عبرت ہے۔ یاد رکھئے! دولت سے دو اتو خریدی جاسکتی ہے شفا نہیں۔ دولت سے دوست تو مل سکتے ہیں مگر وفا نہیں۔ دولت کے سبب اچھی زندگی تو گزاری جاسکتی ہے مگر اس کے ذریعے موت نہیں ٹالی جاسکتی۔ دولت سے شہرت تو حاصل ہو سکتی ہے مگر عزت نہیں۔ دولت سے اچھے مکانات، گاڑیاں اور عمدہ ملبوسات تو خریدے جاسکتے ہیں مگر اسے غلط کاموں میں استعمال کر کے رب کریم کی رضا اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت کے حقدار نہیں بن سکتے۔ یاد رکھئے! دنیا میں ہر مشکل کام کو آسان بنانے کیلئے تو شاید ہماری دولت کام آسکتی ہے مگر ہماری بد اعمالیوں کے سبب قبر میں عذاب دیا گیا تو کیا وہاں بھی یہی دولت کام آئے گی؟ منکر نکیر کے سوالات نہیں بن پائے تو کیا اس وقت بھی ہم اپنی دولت سے نفع اٹھا سکیں گے؟ قبر میں سانپ بچھو حملہ آور ہو گئے تو کیا ہماری دولت ان سے نجات کا سبب بن سکے گی؟ بروز محشر کی ہولناکیوں میں کیا ہماری دولت راحت و سکون کا سبب بن سکے گی؟ کیا جہنم سے چھڑکار پانے کیلئے ہماری دولت کام آسکے گی؟ نہیں ہر گز نہیں بلکہ ان مشکل حالات سے نمٹنے کیلئے ہمارے وہ نیک اعمال ہی نجات کا ذریعہ بنیں گے جن سے آج ہم غافل ہیں

میں کیسے خوش رہوں؟

حضرت سیدنا عون بن عبد اللہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فَرَمَاتے کہ افسوس! میں کتنی غفلت کرتا ہوں؟ حالانکہ مجھ سے حساب و کتاب میں ہرگز غفلت نہیں برتی جائے گی، میری زندگی کیوں کر خوشگوار ہو سکتی ہے؟ حالانکہ میرے سامنے ایک کٹھن دن ہے، میں عمل میں چُستی کیوں اختیار نہیں کرتا، حالانکہ میں نہیں جانتا کہ میری موت کا وقت کیا ہے؟ میں دنیا میں کیسے خوش رہوں؟ حالانکہ مجھے یہاں ہمیشہ نہیں رہنا، میں اسے ترجیح کیوں دوں؟ مجھ سے پہلے جس نے بھی دُنیا کو ترجیح دی دُنیا نے اسے نقصان پہنچایا، میں اسے کیوں پسند کروں؟ یہ تو فنا ہو کر مٹ جائے گی، میں اس کی حرص کیوں رکھوں، کیونکہ میرا اٹھکانا تو کہیں اور ہے، میں اس (دنیا کے چلے جانے) پر کیوں افسوس کروں؟ کیونکہ اللہ پاک کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میرے گناہوں کی وجہ سے میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا۔ (حلیۃ الاولیاء، عون بن عبد اللہ، ۲۸۵/۴، رقم: ۵۵۹۳، بتصرف)

غفلت سے بچنے کے طریقے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بزرگانِ دین خود کو غفلت و حرص سے بچانے کیلئے ہر وقت فکرِ آخرت میں مشغول رہتے تھے۔ ہمیں بھی ان کی سیرت پر چلتے ہوئے زندگی میں ہی قبر و حشر کی تیاری شروع کر دینی چاہیے اور غفلت جیسی بیماری سے نجات کیلئے اس کا علاج کرنا چاہیے کیونکہ ہر بیماری سے بچنے کیلئے طریقہ علاج اختیار کیا جاتا ہے، جس پر عمل کر کے شفاء ہو جاتی ہے۔ آئیے! غفلت جیسی مہلک بیماری سے بچنے کے چند طریقے (Methods) سنتے ہیں اور اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے آج اور ابھی سے نیت کرتے ہیں کہ ہم غفلت سے جان چھڑا کر آخرت کی تیاری کے لیے بھرپور کوشش کریں گے۔ اِنْ شَاءَ اللهُ

(1) دُنیاوی محبت سے بچنا!

فی زمانہ نیکیوں سے دُور ہونے اور غفلت کے گہرے گڑھے میں جا پڑنے کا ایک اہم سبب دنیا کی محبت ہے جو انسان کو حلال و حرام کی تمیز بھلا کر نیکیوں سے دُور کر دیتی ہے، لہذا اپنے دل سے دنیاوی محبت نکال دیجئے کیونکہ یہی سارے فساد کی جڑ ہے۔

حضور نبی رحمت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جسے دنیا کی محبت کا شربت پلایا گیا وہ 3 چیزوں کا مزہ ضرور چکھے گا۔ (۱) ایسی سختی جس سے اس کی تھکن دُور نہ ہوگی، (۲) ایسی حرص جس سے وہ غمی نہ ہوگا، (۳) ایسی خواہش جس کی تکمیل نہ کر سکے گا۔ لہذا جس نے دنیا کو طلب کیا آخرت اس کے مرنے تک اسے تلاش کرتی رہے گی، جب وہ مر جائے گا تو وہ اسے پکڑ لے گی اور جس نے آخرت طلب کی دنیا اسے ڈھونڈتی رہے گی یہاں تک کہ وہ اس میں سے اپنا پورا رزق حاصل کر لے۔ (طبرانی کبیر، عبد اللہ بن مسعود، ۱۰/ ۱۶۲، رقم: ۱۰۳۲۸، ملقطاً)

مرے دل سے دنیا کی چاہت مٹا کر
کر اُلفت میں اپنی فنا یا الہی

(وسائل بخشش مرم، ص ۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّد

(2) اچھی صحبت اختیار کرنا!

غفلت بھری زندگی سے پیچھا پھڑانے کیلئے نیک لوگوں کی صحبت اختیار کیجئے کہ اس کی برکت سے ہمیں گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی توفیق ملے گی۔ فی زمانہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اچھی صحبت پانے کیلئے کسی نعمتِ عظمیٰ سے کم نہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس مدنی ماحول کی برکت سے اب تک لاکھوں مسلمان گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیکیاں کرنے والے بن گئے۔ لہذا ہمیں بھی بُری صحبت سے بچنا

چاہئے کہ بُری صحبت ہماری دُنیا کے ساتھ ساتھ بربادیِ آخرت کا سامان بن سکتی ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں بُرے لوگوں کی صحبت سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ اس بارے میں 2 فرامینِ مُصطفیٰ ﷺ اور عمل کی کوشش کیجئے۔

1. ارشاد فرمایا: بُرے ساتھی سے بچو، کیونکہ وہ جہنم کا ایک ٹکڑا ہے، اُس کی محبت تمہیں فائدہ نہیں پہنچائے گی اور وہ تم سے اپنا وعدہ پورا نہیں کرے گا۔ (فردوس الاخبار، ۲۲۴/۱، حدیث: ۱۵۷۳)
2. ارشاد فرمایا: بُرے ساتھی سے بچ کہ تُو اسی کے ساتھ پہچانا جائے گا (یعنی جیسے لوگوں کے پاس آدمی کی نشست و برخاست ہوتی ہے لوگ اسے ویسا ہی جانتے ہیں)۔

(ابن عساکر، الحسین بن جعفر بن محمد بن حمدان۔ الخ، ۳۶/۱۴)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

(3) بُزُرِ گانِ دین کی سیرت کا مطالعہ کرنا!

غفلت اور گناہوں بھری زندگی سے جان چھڑانے، نیکیوں کا پابند بننے، قرآن و سنت کے مطابق زندگی گزارنے کا ایک طریقہ بُزُرِ گانِ دین کی سیرتِ مبارکہ کا مطالعہ کرنا اور ان کے سیرت و کردار کے مطابق عمل کرنا بھی ہے، کیونکہ ہمارے بُزُرِ گانِ دین ہر وقت عبادتِ الہی اور فکرِ آخرت میں مصروف رہتے، ایسی ہی ایک ہستی جن کے علم و عمل، کردار اور سیرتِ مبارکہ کا مطالعہ کرنے سے غفلت سے بچ کر فکرِ آخرت نصیب ہوتی ہے، وہ ہستی عالمِ باعمل، صوفی باصفا، حضرت سیدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کی ذاتِ مبارکہ بھی ہے جن کا ہر لمحہ یادِ الہی اور فکرِ آخرت میں بسر ہوتا تھا، آپ نے اپنے علمی شوق اور قابلیت و صلاحیت سے ایسے ایسے کارنامے سرانجام دیئے کہ آپ کی تعلیمات سے آج بھی عالمِ اسلام مُنور ہو رہا ہے، آپ کی مُبارک زندگی سے اُمتِ مُسلمہ کو اطاعتِ خُداوندی، سنّتوں کی پاسداری، زُہد و تقویٰ اور دیگر

بہت سی نیک خصلتیں اپنانے کا جذبہ ملتا ہے، آئیے! حُصُولِ بَرکت اور نُزُولِ رَحمت کیلئے آپ کی مُبارک زندگی کے چند مُختَصَر گوشوں کے بارے میں سُنتے ہیں۔

نام و نسب، ولادت اور رحلت:

آپ کی کنیت ابو حامد، لقب حُجَّةُ الْإِسْلَام (اسلام کی دلیل) اور نام نامی، اسم گرامی محمد بن محمد غزالی شافعی ہے، آپ ۵۰۵ھ میں ایران کے ضلع طُوس کے علاقے طابِران میں پیدا ہوئے۔ (اتحاف السادة المتقين، مقدمة الكتاب، ۹/۱) ابتدائی تعلیم اپنے شہر میں حاصل کی، مزید حُصُولِ علم کیلئے (ایران کے مشرقی شہر) جُرجان تشریف لے گئے، 473 ہجری میں (ایران کے قدیم شہر) نیشاپور میں علم میں مزید مکمل مہارت حاصل کی۔ (اتحاف السادة المتقين، مقدمة الكتاب، ۹/۱) حضرت سیدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کی ہر تصنیف ہی علم و عرفان کا بیش بہا خزانہ ہے، مثلاً مَنهاجُ الْعَابِدِينَ، کیمیائے سعادت، مُکاشفَةُ الْقُلُوبِ وغیرہ مگر اَحْيَاءُ الْعُلُومِ ایسی کتاب ہے، جس کی مثال کتابوں میں ملنا مُشکل ہے، یہ کتاب انسان کو ”کامل انسان“ بنانے میں بے حد مُعاوَن ہے، ہر دور میں مَسْأَلَةُ وَعَارِ فِین، اقطاب و اولیاء اور علماء و صوفیاء کی توجُّہ کا مرکز رہی ہے، بالآخر امام غزالی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ بروز پیر ۱۴ جمادی الآخر 505ھ بمقام طابِران (طوس) میں اس دنیا فانی سے انتقال فرما گئے اور وہیں آپ کا مزار مبارک ہے۔

مجلس مکتبہ المدینہ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ایسی عظیم ہستیوں کی تعلیمات کو اُمّتِ مسلمہ تک پہنچانے کیلئے شیخ طریقت، امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَعَالِیہ نے 1986 میں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبہ المدینہ کا آغاز فرمایا۔ دعوتِ اسلامی کے اس شعبے (Department) سے پہلے تو صرف بیانات کی آڈیو کیسٹیں جاری ہوئیں اور

پھر اللہ پاک کے فضل و کرم اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نظر عنایت سے ایسی ترقی نصیب ہوئی کہ مکتبہ المدینہ سے سنتوں بھرے بیانات، مدنی مذاکرے، دُنیا بھر میں پہنچ رہے ہیں اس کے علاوہ امام غزالی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی کتابوں کا اردو ترجمہ، اعلیٰ حضرت، امیر اہلسنت اور اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کی کتابیں بھی شائع کر کے کثیر تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچائی جا رہی ہیں۔

مکتبہ المدینہ کے قیام کا مقصد کاروبار نہیں بلکہ دُنیا بھر کے عاشقانِ رسول تک علم دین پہنچانا ہے۔ مکتبہ المدینہ دعوتِ اسلامی کا اشاعتی ادارہ ہے، اس کا نفع و نقصان کسی کا ذاتی نہیں بلکہ تنظیمی ہے۔ عاشقانِ رسول اور ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی کو چاہئے کہ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں اس کا بستہ لگائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے غفلت کے متعلق سنا کہ

- غفلت کے سبب انسان علم دین سے دُور ہو جاتا ہے۔
 - غفلت کے سبب انسان اپنی آخرت کو بھول جاتا ہے۔
 - غفلت کے سبب انسان گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہے۔
 - غفلت کے سبب انسان جہنم کے گہرے گڑھے میں جا گرتا ہے۔
 - غفلت کے سبب انسان یادِ الہی اور اطاعتِ الہی سے دُور ہو جاتا ہے۔
 - غفلت کے سبب انسان ہر وقت مال و دولت کمانے کی حرص میں مبتلا رہتا ہے۔
- اللہ کریم ہمیں نیک اعمال کرنے اور غفلت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمان جنت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنة ج ۱ صفحہ ۵۵ حدیث: ۱۷۵)

سینہ تری سُنَّتِ کا مدینہ بنے آقا

جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئیے شیخ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَعْلَیَہ کے رسالے ”101 مدنی پھول“ سے جوتے پہننے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں۔

جوتے پہننے کی سنتیں اور آداب

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: (1) جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہننے ہوتا گویا وہ سوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مسلم، ص ۱۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶) (2) جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے (3) پہلے سیدھا جوتا پہننے پھر الٹا اور اتارتے وقت پہلے الٹا جوتا اتاریئے پھر سیدھا۔ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جب تم میں سے کوئی جوتے پہننے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے ابتدا کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی الٹی) جانب سے ابتدا کرنی چاہئے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخری رہے۔ (بخاری ج ۳ ص ۶۵ حدیث ۵۸۵۵) نِزْهَةُ الْقَادِرِی میں ہے: مسجد میں داخل ہوتے وقت حکم یہ ہے پہلے سیدھا پاؤں مسجد میں رکھے اور جب مسجد سے نکلے تو پہلے الٹا پاؤں نکالے۔ مسجد کے داخلے کے وقت اس حدیث پر عمل دشوار ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے اس کا حل یہ ارشاد فرمایا ہے: جب مسجد میں جانا ہو تو پہلے اُلٹے پاؤں کو نکال کر

جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھے پاؤں سے جوتا نکال کر مسجد میں داخل ہو جائیے اور جب مسجد سے باہر ہو تو اٹنا پاؤں نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھا پاؤں نکال کر سیدھا جوتا پہن لیجئے پھر اٹنا پہن لیجئے۔ (نہیہ القاری ج ۵ ص ۵۳۰ فرید بک اسٹال) (4) مرد مردانہ اور عورت زنانہ جوتا استعمال کرے (5) کسی نے حضرت سیدتنا عائشہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (ابوداؤد، ج ۳ ص ۸۴ حدیث: ۴۰۹۹) صدرُ الشریعہ، بدرُ النظریقہ حضرت علامہ مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: یعنی عورتوں کو مردانہ جوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورتوں کا امتیاز ہوتا ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وضع اختیار کرنے (یعنی تقال کرنے) سے ممانعت ہے، نہ مرد عورت کی وضع (طرز) اختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۶۵ مکتبہ المدینہ) (6) جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اس سے قدم آرام پاتے ہیں (7) (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھانہ کرنا "دولت بے زوال" میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آکر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔ (سنی بہشتی زیور حصہ ۵ ص ۶۰۱)

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہار شریعت" حصہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب "سنتیں اور آداب" اس کے علاوہ شیخ طریقت، امیر اہلسنت کے 2 رسائل "101 مدنی پھول" اور "163 مدنی پھول" مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ہدیۃً طلب کیجئے اور پڑھئے سنتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھر اسفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کا کرتار ہوں پروردگار
سنتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار
(وسائلِ بخشش مرم، ص ۶۳۵)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 ذُرُودِ پاک اور 2 دُعائیں۔

﴿1﴾ شبِ جمعہ کا ذُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

الْحَبِيبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِلِ وَعَلَىٰ اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس ذُرُودِ شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوْت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ اُسے قبر میں اپنے رَحْمَت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔⁽¹⁾

﴿2﴾ تمام گناہ مُعَاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اٰلِهِ وَسَلَّمَ

حضرت سَيِّدِنَا اَنَسِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ ذُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گناہ مُعَاف کر دیئے جائیں گے۔⁽²⁾

﴿3﴾ رَحْمَت کے ستر دروازے

صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

1... افضل الصلوات على سيد السادات، الصلاة السادسة والخمسون، ص 151 ملخصاً

2... افضل الصلوات على سيد السادات، الصلاة الحادية عشرة، ص 15

جو یہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔⁽¹⁾

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللَّهِ صَلَاةً ذَاتِ أَمْتَةٍ بِدَوَامِ مَلِكِ اللَّهِ

حضرت احمد صاوی رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ بَعْضُ بُزْرُغُونَ سے نقل کرتے ہیں: اِس دُرود شریف کو ایک

بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔⁽²⁾

﴿5﴾ قُرْبِ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تَحِبُّ وَتَرْضَى لَهُ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَمْرِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّيقِ اَكْبَرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

عَنْهُ کے درمیان بٹھالیا۔ اِس سے صحابہ کرام رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ

چلا گیا تو سرکارِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا یہ جب مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔⁽³⁾

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعَتِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافعِ اُمِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعْظَم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے

میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔⁽⁴⁾

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

1... القول البديع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

2... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الثانية والخمسون، ص ۱۳۹

3... القول البديع، الباب الاول، ص ۱۲۵

4... الترغيب والترهيب، كتاب الذكر والدعاء، ۲/۳۲۹، حديث: ۳۰

جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَبَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اس کو پڑھنے والے کے لئے ستر (70) فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔⁽¹⁾

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کر لی!

فرمانِ مُضْطَفِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شبِ قدر حاصل کر لی۔⁽²⁾

لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

(خداے حلیم و کریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے)

1... مجمع الزوائد، کتاب الادعية، باب في كيفية الصلاة... الخ، 10/253، حديث: 1305

2... تاريخ ابن عساکر، 19/155، حديث: 1315